

اَنَا عَنِ نَحْيٍ وَنُمَيْتٍ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ
 اس میں شگ نہیں کہ ہم ہی زندہ رکھتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی سب کا وارث ہیں

مشرف طریقت

— مصنف —

ڈاکٹر عبدالرحمن وارثی۔ ہومیو پیتھ
 دیوبند شریف۔ بارہنکی۔ یوپی

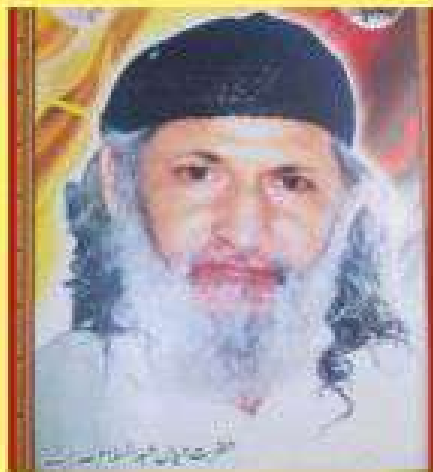
— نظر ثانی شدہ —

حضرت حاجی حافظ حفیظ علی شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

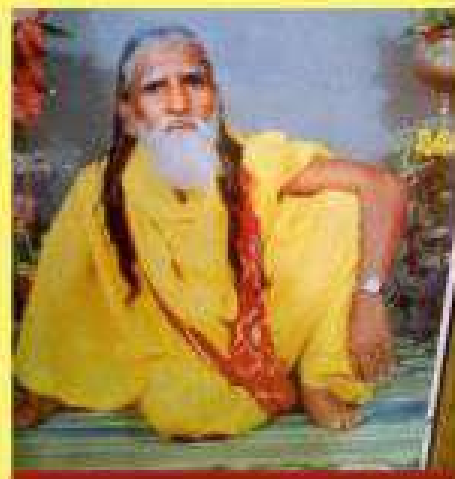
آستانہ وارثی سنسکا۔ دلدازنگر۔ غازی پور۔ یوپی
 — شائع کردہ —

محمد نذیر احمد وارثی

موضع امسارا۔ پوسٹ دھروت ضلع جہان آباد۔ بہار



یادوارث
حق وارث



حضرت سید

حضرت خواجہ

صہبہ السلام

سید صغیر علی شاہ

صرف میاں ہالکا ایجوکیشن

فیضانِ نظر

وارثی چشتی اجمیری

رحمۃ اللہ علیہ

رحمۃ اللہ علیہ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ
ایف بی گروپ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاوش
وارثی کتب اب پی ڈی ایف میں آپ سب وارثیوں کے لیے۔

منجانب : رمیز احمد وارثی

جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایف والی پڑھنا چاہتے ہیں
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

923101157013



جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

مصنف :- ڈاکٹر عبدالرحمن ہرمیو پیٹھ
دیوی شریف - بارہ بنکی - یوپی۔

طباعت :- ڈاکٹر پریس - کلکتہ۔

ناشر :- مجیب الرحمن وارتی
۶۷ مولانا محمد علی ردد - کلکتہ ۲۳۔

زیرنگرائی :- ایف، اے، خان، کلکتہ۔

— شائع کردہ —

محمد نذیر احمد وارتی

موضع امسارا - پوسٹ دھروت

ضلع جہان آباد - بہار



نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
وہ آدمی ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

حضرت حاجی حافظ حفیظ علی شاہ وارثی جنت مکانی

پیر مرشد حضرت حاجی حافظ حفیظ علی شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل بزرگ تھے اور چغتایان وارث کے خوبصورت اور بزرگوار پھول تھے آپ کے زندہ کرامت بہت ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک بار آستانہ وارثی دلدازنگر میں پاس کے فرح پوروں حملہ کر دیا اور حضرت پر لاکھوں کی بوجھ بھاری شروع کر دی مگر وارث پاک کے کرم سے مرشد کو کچھ نقصان نہیں پہونچا مگر سب ان چورے کو فرار ہو گئے مگر ان بھوکے گھر پر نقصانات کا سلسلہ شروع ہو گیا آخر میں وہ لوگ تنگ آ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور معافی مانگی تب حالت ٹھیک ہو یہاں تک کہ ان کا سردار مرشد کے ہاتھوں مرید ہو گیا اور اسی وقت ان کی غلامی میں رہ گیا اور آج بھی آستانہ کا خادم ہے۔

مشراب و لایق

ہمارے مرشد کی نظر سے یہ کتاب ”تقویٰ شریعت“ گذری۔ ان کی خواہش تھی کہ اس کتاب کی اشاعت ہو۔ ان کے خاص ہم عصروں میں جناب شمس پور صاحب تعارف نہیں وہ ۱۹۵۳ء میں اسلام قبول کئے اور ان کا نام حضرت نے ہی عبداللہ شاہ وارثی تجویز کیا آج بھی وہ دنیا اور اپنے خاندان سے الگ ہو کر آستانہ وارثی سنسٹھاد دلدازنگر میں بطور نگران و نگہبان اپنی بزرگی کا مثال پیش کر رہے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ مرشد کے خواہش کے مطابق اس کتاب کی طباعت پوری ہوئی۔ یہ وارث پاک کی کاکرم اور احسان ہے۔

احقر

مجیب الرحمن وارثی

”یا وارث“

میری انتہائے زکارتیں یہی ہے : تیسرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
 شاہ است حسین باو شاہ است حسین
 دین است حسین دین پناہ است حسین
 سردارند ارست در دست یزدید : بحق کہ بنائے لاله است حسین



ہماری نماز مشرب عشق کی ہے
 واری مشرب عشق کا مرید ہے

نوٹ : اس سے پہلے ہر بتا ہے کہ عشق مشرب ہیں حضرت امام حسین علیہ السلام نے پُرانی کر کے ثابت کر دیا
 کہ اللہ کی راہ میں ہم نے بغیر کسی عذر کے جان پیش کر دی جو کہ بزرگان سب حبیبی ہیں سوائے ان کا مشرب عشق
 ہے اور پُرانی ہے کہ مطلب یعنی نجات سے کوئی تعلق رکھتے ہیں پھر ان کی سپردی کرنا یعنی
 مرید کیسے نجات یعنی غلاب دوزخ کے مذہب (طالب عقبی) سے تعلق
 رکھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمن

ہرمیو پیج دیوا شریف بارہ بنکی

ضروری گزارش

حضرات میں ایک عرصے سے ارشادات و ارثی کی تشریح کو ناجاہتا تھا لیکن اس کی اتنی ضخیم کتاب ہو جاتی ہے کہ اس زمانے میں جبکہ اردو کے کم جاننے والے ہیں نہ بازار میں لوگ واقفیت کے لئے اس کو خرید سکتے ہیں نہ ناواقفیت اردو کی وجہ سے اسکے مقصد سے لوگ واقف ہو سکتے ہیں لہذا میں نے ایک اہم مفہوم جو خاص کر پیش پیش ہے کو لے کر یہ مختصر سی کتاب چند ورق کی جس کے ناچیز اہل بھی نہیں ہیں۔ عام بول چال میں لڑے پھوٹے الفاظ میں اپنی واقفیت سے جیسے کسی سرکار پر قابل ترین سے قابل ترین لوگوں نے اپنے تخیلات کو اپنی واقفیت کے لحاظ سے ظاہر کیا ہے۔ خاکسار نے بھی سارے کاغذ کو ردی کرنے کی تمنا کر کے یہ ادنیٰ سی تحریر عوام کے سامنے پیش کر دی ہے۔ خواہ کسی کے کام آوے یا نہ آئے نہ کسی کی مخالفت کرتا ہوں۔ مخالفت سے مجھے کوئی سروکار۔ واسطہ نہیں ہے۔ میں صرف سرکار و ارث پاک کے مشرب کو جو میں سمجھتا ہوں، تحسیر کر رہا ہوں اور تحریر کر دیا ہے۔

یوں ہی آتی نہیں اندازہ بندی

شراب اپنے لہو کی میں نے پی ہے

ڈاکٹر عبدالرحمن

(ہرمیو پیچہ)

التاسیس کمترین

کمترین کی یہ استدعا ہے کہ وارثی صاحبان جو احرام پوش ہیں وہ تو حج
فرما کر ذاکرین جیسا کہ وارث پاک نے تعلیم فرمائی ہے اس پر عمل کر کے دوسروں کو
بھی ذاکر بنائیں تاکہ حضور کی ذرہ نوازی۔ نعمتوں سے مستفیض ہوں اور دوسروں کو
بھی مستفیض کریں اور مشرب عشق پر عمل کریں۔ جو قرآن شریف میں مذکور پیغمبران
نے اور آل رسول حضرت حسنین نے کیا ہے اور سرکار وارث پاک بھی حسینی ہیں یہ بھی
اسی پر عمل کرتے تھے ان کے مرید ہو کر ہم کیسے دوسرے مذہب کے اصول پر عمل کر رہے ہیں
پھر وارثی بھی کہلا دیں گے۔ اس وجہ سے دوسرے مذہبوں کی پابندی کرنے سے باز
آئیں۔ صرف آپ کا یہ عین فرض ہے کہ وارث پاک کی پیروی کریں ورنہ پھر سرکار
وارث پاک سے وارثی مرید کو کوئی فائدہ نہیں مل سکتا۔ جو محض سرکار کے
ارشادات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا ہے۔

میری نہ کو نہ سمجھو میری ماں کو ماں نہ سمجھو
کوئی اور بولتا ہے یہ میری زبان زبان نہ سمجھو

احقر

ڈاکٹر عبدالرحمن ہوسو سیٹھ

دیوا شریف۔ بارہ نکی

استرعا

ابھیس کی محفل سنو آتا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی
ابھیس کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری کہاں اُن کی

مجھے یہ خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب نے اس مختصر سی کتاب کو
شائع کر کے دارِ ثی مشرب کے لوگوں کو دارِ ثی ارشادات پر چلنے پر ہی دارِ ثی ہونے
کا طے توجہ کرایا ہے۔ میری منزل عشق کی طے توجہ کرا کر اور ہم دارِ ثیوں کو
واقفیت کرا کے مشرب عشق والوں کو ان کا عین عمل میں لانے کے لئے
عشق میں ذکر کی طے توجہ فرمائی گئی ہے اور ہم لوگ ذکر ہونے کی
کوشش کر کے ذکر ہو جاویں گے اور دوسروں کو بھی ذکر سے واقف
کرا کر ذکر کرائیں گے۔ یہ بات شائع کرنے کا ڈاکٹر صاحب نے
مان لی جس کا میں مشکور ہوں۔ جس سے سچے وارثی ہو
جاویں گے۔

فقط دعا گو

حمید الرحمن وارثی

نمبر 6/A مولانا محمد علی روڈ،

خضر پور۔ کلکتہ ۲۳

اسلام کے تین گروہ ہیں!

(۱) طالب دنیا (۲) طالب عقبی
(۳) طالب مولیٰ۔

۱۔ طالب الدنيا۔ مغرور
طالب الدنيا۔ جاہل
طالب الدنيا۔ مردود
یہ دنیا والے ہیں چونکہ دنیا والے
ہیں ان کو مذہب سے کوئی تعلق
نہیں ہے۔

۲۔ طالب العقبیٰ۔ مسرور
طالب العقبیٰ۔ عاقل
طالب العقبیٰ۔ مسعود
یہ لوگ مذہب اسلام کے جو اسلام
کے دو گروہ کے ہیں ان کا طریقہ
شرعی ہے یہ جسمانی ہیں یہ جسم پر
لاگو ہوتا ہے۔

۳۔ طالب المولیٰ۔ منصور
طالب المولیٰ۔ کامل
طالب المولیٰ۔ محمود
یہ لوگ مذہب عشق کے ہیں ان کا طریقہ
عبادت بطریقیت حقیقت اور معرفت
ہے ان کا تعلق روح سے ہے یہ

لوگ روح سے عبادت کرتے ہیں یہ ذاکر ہیں عشق کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔ اور مذہب اسلام میں طالب عقبتی کے ۷۲ گروہ ہیں مثلاً اہل سنت میں حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی۔ گروہ ہیں اس کے علاوہ ایک گروہ بریلوی ہے اور دوسرا گروہ ہے جس کو دیوبندی کہتے ہیں یہ صرف اہل سنت ہیں لیکن دونوں میں اختلاف ہے۔ دونوں گروہوں میں عقیدت میں اور اصول میں اختلاف ہے۔

ان کے علاوہ (شرعیہ والے) باعافیت والے اور گروہ بھی ہیں جو طالب عقبتی (جنت والے ہیں) جن کو قادیانی۔ شیعہ بوری۔ یمن اہل حدیث وغیرہ وغیرہ سب کی تعداد بڑے روایات کے ۷۳ گروہ ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں اس میں ۷۲ گروہ ہیں یہ سب اپنی عاقبت کے لئے عبادت کرتے ہیں اور ایک گروہ صرف باقی ہے جو روحانی ہے۔ (طالب مولیٰ کا ہے) یہ ۷۲ گروہ جسمانی ہے اور طالب عقبتی (یعنی اپنا نجات کے لئے عبادت کرتے ہیں) صرف ایک گروہ ان کے علاوہ یہ روحانیت کا طریقہ بتاتے ہیں۔ طریقت ذات یعنی (اللہ) سے تعلق رکھتا ہے یہ عشق اللہ تعالیٰ میں ذات سے وصل کے لئے کرتے ہیں۔ یہ کہ اپنی عافیت اچھی کے لئے کرتے ہیں یہ طالب المولیٰ ہیں ان میں

کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ سب ایک دوسرے کے معاون ہیں
 چاہے طریقہ عبادت میں اختلاف ہو لیکن کوئی بھی بزرگ
 کسی بزرگ کے خلاف نہ کبھی رہے ہیں اور نہ آج بھی ہیں۔ مثلاً
 چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ اس کے علاوہ بھی
 علویہ یا قلندریہ ہے اور سب بہترین اولیہ طریقہ ہے۔
 اس روحانیت طریقہ کا جو اولیہ ہے کا تعلق براہ راست
 ذات (اللہ) سے ہے یہ سب ایک گروہ طریقت یعنی روحانیت
 کے ہیں۔ یہ کوئی اختلاف شریعت والوں کی طرح نہیں
 کرتے ہیں یہ سب کسی کے مخالف نہیں ہیں یہ طالب المولیٰ
 کہلاتے ہیں۔ اور ۳ گروہ میں ایک گروہ ہے۔ باوجودیکہ
 طریقہ عبادت میں اختلاف ہے۔ مگر ایک ہی روحانی
 یہی کہلاتے ہیں۔ اب آپ کو مندرجہ بالا مضمون سے
 صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ طالب عقبی حسانی ہونے کا وجہ
 سے ہے جو جسم سے ہی عبادت کرتے ہیں جو حبانیت سے
 کئے جاسکتے ہیں یہ روحانیت سے ناواقف ہیں۔ اس وجہ
 سے یہ روح سے کوئی عبادت نہیں کرتے ہیں۔

ذکر لطیف غیر عارض پیش و نیست

ذکر روحی جز فن درویش نیست

(مولانا روم)

اب صاف صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ طالبِ عقیبی جو شریعت کے پابند ہیں اور روح سے ناواقف ہیں اور طالبِ عقیبی والوں کے اصول جسمانی ہیں وہ روح کے اصول سے ناواقف ہیں۔ اس وجہ سے یہ روحانیت سے کچھ کر ہی نہیں سکتے ہیں۔ یہ علماء ظاہر طالبِ عقیبی کو جسمانیت کی ہدایت کرتے اور عاقبت میں جسمانی جنت کے طالب ہیں اور نجات عذاب و دوزخ سے چھٹکارا پانے کے لئے ہی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔

بس اس طرح سے بقول مولانا رومؒ کے کہ

مولوی ہرگز یہ مولائی نہ شد

تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

چونکہ علمائے ظاہر صرف جسمانیت سے واقف ہیں۔ اور صرف جسمانی عبادت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں اس طرح اہل طریقت / روح سے عبادت کرتے ہیں جس سے علمائے کرام ناواقف ہیں جسمانی اصول صرف جسم سے کرتے ہیں اور روحانیت کے اصول طریقت جسم سے نہیں کئے جاتے ہیں۔

مثلاً نماز ظاہر یعنی اسلام میں وضو ضروری ہے اس کی پابندی ہاتھ پر و دیگر اعضاء سے کی جا سکتی ہے۔ یہ کرتے ہیں یہ طالبِ عقیبی کی نماز ہے اگر طالبِ عقیبی یہ نہیں کرتا،

تو پھر یہ ظاہری مذہب اسلام کا پابند نہیں ہے۔ یعنی مسلمان نہیں ہے۔

اب باطنی مذہب جو طرہ قیامت کے ذریعہ یعنی روح سے کرتے ہیں یہ عالم ارواح میں جاتے ہیں چونکہ جسمانیت خود روح میں نہیں ہے تو کیا مادی (جسم) اصول بھی جسمانی اصول کی پابندی غیر مادیت (روح) سے بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ روح کے نہ ملنا ہے نہ پیر و دیگر اعضاء وغیرہ ہیں۔ نہ روحانیت میں یعنی عالم روح میں پانی نہیں ملتا ہے اور نہ پانی سے روح کو پاک کیا جاسکتا ہے۔ روحانیت میں روحانی اصول کی پابندیاں کرنا ہوگی جسمانیت کے اصولوں کی پابندی روح میں ہو ہی نہیں سکتی ہے۔

آپ یعنی جسمانی عالم ظاہر اسلام کے ہیں جو روح سے ناواقف ہیں پھر روحانیت کے اصول پر جسمانیت سے غلط صحیح فیصلہ کرنے کا کوئی حق اور اختیار بھی نہیں ہے پھر اپنے جسمانیت کے اصولوں کی رو سے زبردستی کیوں کرتے ہیں۔ جسم پر تو قانونِ نظامِ مملکتی لاگو ہوتے ہیں۔ جو قانون کہلاتے ہیں نہ کہ یہ اصول دین ہے۔ یہ بالکل دین نہیں ہو سکتا ہے بلکہ دین روحانیت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہمارے اور اللہ کے درمیان بھی میری طرف سے جواب ہی نہ کوئی کر سکتا ہے بلکہ اس کا جواب صرف ہر بندہ کو خود دینا ہوگا۔

پھر آپ میسر اور اللہ کے درمیان کسی اختیارات سے آجاتے ہیں جبکہ آپ کی کوئی ذمہ داری میری کسی طرح کی نہیں ہے پھر آپ کو زبردستی کرنے کا کیا حق ہے اگر آپ کا حق ہے تو پھر اللہ سے حساب و کتاب کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ سزا جزا دے گا۔

سب آپ حضرات کو اختیار ہے تو حساب کتاب سزا جزا کا آپ کو ہی صرف اختیارات ہیں اپنے سے مجھے واقف کرادیں تو میں سرنگوں ہو جاؤں گا۔ ایک خطا کی سزا جزا یہاں روز محشر میں بھی ہوگی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ۔ یعنی دین میں زبردستی نہیں۔ پھر یہ آپ کی زبردستی ہے کہ جان تک فتوے لگا کر لے لی جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا یہ اصول نہیں جو علماء و ظاہر کے ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صنفِ ملکی قانون کی تعمیل کی جاتی ہے نہ کہ دین ہے دین کا تعلق ذات سے ہے وہ سزا۔ جزا روز محشر دے گا۔ اس میں کوئی شک ہے۔ اسی وجہ سے اکثر علماء دین فرماتے ہیں، نہ ہوئی اسلامی حکومت تمہارا سر قلم ہو جاتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ قانون کی تعمیل کے لئے حکومت ہونے پر ہے۔ اس لئے اگر مسلمان کی حکومت ہوتی تو مسلمان

کے قانون کی عمل درآمد ہوتی لیکن مجبوری یہ ہے کہ مسلمان کی حکومت نہیں ہے اس لئے قانون ملکی شریعت کی تعمیل نہیں ہو پاتی ہے۔ یہ دنیا ہوئی۔ دین نہیں ہوا۔ دوسری طرف۔ اس طرح اللہ والوں کی کوئی مجبوری نہیں ہے وہ بھی بے ادبی یا دیگر نازیبا خطا کی سزا دے دیتے ہیں۔ چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہو اس سے ان کو نہ کوئی مطلب ہے اور نہ مذہب سے کوئی سروکار ہے۔ اور فوائد بھی برابر بلا امتیاز مذہب وغیرہ سے کبھی ان سے لوگ مستفیض ہوتے ہیں ان کو حکومت کی محتاجگی نہیں ہے۔ کیونکہ جسم پر ہی حکومت کے قانون لاگو ہوتے ہیں نہ کہ روح پر۔ نہ کہ حکومت کا کوئی اختیار روح پر ہے اس وجہ سے یہ صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ یہ دین نہیں ہے جو حکومت کا محتاج ہو۔ دین کا صرف اللہ سے تعلق ہے اور نظام ملکی کے قانون سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے چونکہ روح سے دین کا تعلق ہے جس پر کسی حکومت والے کا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے بلکہ یہ حکومت کے حکمران دین والوں۔ یعنی اللہ والوں۔ یعنی دین والوں سے یا روح والوں کے فیض کے ہی محتاج ہیں۔ اب اس سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ جسمانیت (دنیا) ہے اور روح والے جن کے سامنے سب حکمران سرنگوں ہیں یہ (دین) ہے۔

جس سے بھی روحانیت ظاہر ہوتی ہے۔ سب ان کو اللہ والا
 بیکارا۔ اسی طرح جسمانیت کا عالم دوزخ ہے۔ یہاں بغیر
 تکلیف کے کوئی نہیں رہتا اور روح کے عالم میں کوئی تکلیف
 بھی نہیں ہے اس وجہ سے یہ جنت ہے۔ نہ کبھی فنا ہوگی نہ کوئی
 تکلیف ہے دراصل یہ جنت ہے۔ اولیاء خوف ہیں کیونکہ
 ان کا فن روح ہے لہذا جسمانیت میں تکلیف ہے اور فنا
 بھی ہے اس سے ان کو خوف کے علاوہ کبھی چھٹکارا ملتا
 ہی نہیں ہے۔ جیسے روح والوں کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔
 اس مضمون سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ طالبِ عقبیٰ ۷۲ ہیں۔
 اور ہر ایک کا ایک اصول جداگانہ ہے۔ اسی وجہ سے ایک
 دوسرے کا کہنا ماننا تو درگزر بلکہ کفر کے فتویٰ لگاتے ہیں
 اور دیگر قسم قسم کے الفاظ سے ایک دوسرے کی مخالفت
 کرتے ہیں جسمانی اصول کی پابندی یکساں جسمانی گروہ نہیں
 کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے سخت مخالف ہیں۔ اسی طرح
 جسمانی اور روحانی اصولوں میں مذہب مشرب میں بہت اختلاف
 فطری ہے۔ مادیت (جسم) کے اصول غیر مادیت (روح) پر تعمیل
 ہی نہیں کئے جاسکتے ہیں تو اختلاف تو ظاہر ہے۔ ایک مادی مشین میں بولٹ
 اور دیگر قسم کے پرزے لگائے جاسکتے ہیں لیکن غیر مادیت میں یعنی بجلی
 میں بھی بولٹ اور دیگر قسم کے پرزے سے کام نہیں لیا جاسکتا ہے۔ نہ ہو سکتا

ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جسمانیت یعنی مادیت کے اصول
مادیت پر تعمیل کریں تو ٹھیک ہیں اور غیر مادیت پر تعمیل نہیں کر
سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ روحانیت کے اصول
روح سے تعمیل کر سکتے ہیں نہ کہ مادیت (جسم) پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

مادی (جسمانیت کا مذہب)

(۱) اسلام یعنی ظاہری مذہب۔ جو طالبِ عقبتی جو ہر مسلمان اپنی
نجات و ورزخ کے لئے کرتا ہے نہ کہ محبت میں خدا کی عبادت کرتا ہے۔
(۲) مشربِ عشق (غیر مادیت یعنی روحانیت کے مشرب ہیں) یہ مادیت
کے لئے یعنی اپنی نجات کے لئے یہ نہیں کیا جاتا ہے (جو خدا کے لئے
عبادت نہیں کرتے ہیں) یہ مادیت سے ہی کیا جاسکتا ہے غیر مادیت
یعنی روح سے نہیں کیا جاسکتا ہے اور مادی کے اصول کی پابندی عقل
سے ہوتی ہے۔

عشق آمد عقل او آوارہ شد

صبح آمد شمع او بجایارہ شد

عقل ابن الکتاب۔ عشق اُم الکتاب

عقل تمام ابو جہل۔ عشق تمام مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ

اسلام اور مشربِ عشق دونوں الگ الگ ہیں تو پھر دونوں کے اصول

کیسے ایک ہی ہو سکتے ہیں۔ اسلام میں اپنے کے لئے عبادت کرتے ہیں۔

حشر میں اپنی عاقبت یعنی جنت کے لئے کرتے ہیں حشر میں اپنی

عاقبت یعنی جنت کے لئے کرتے ہیں۔ اور عشق میں سوائے معشوق
کی رضامندی کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔

اپنی عاقبت جنت سے اس کا کوئی مطلب سروکار ہی نہیں ہے۔
اسلام کے سرگت :-

- | | | |
|-------------|---|--------------|
| ۱۔ کلمہ طیب | { | یہ اسلام ہے۔ |
| ۲۔ نماز | | |
| ۳۔ روزہ | | |
| ۴۔ زکوٰۃ | | |
| ۵۔ حج | | |



ہمارے سرکارِ وارثِ پاک کا مشربِ عشق ہے

- ۱۔ عشق۔ یہ معشوق کو ہر شے میں دیکھ سوائے اس کے کسی کو نہ دیکھے۔
- ۲۔ یار معشوق کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتا ہے۔
- ۳۔ عاشق معشوق کو جان سے سر کے بال سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک مجسم ہر جگہ سے بغیر زبان کے روح میں یاد کرتا ہے۔
- ۴۔ عاشق معشوق کو ہر جگہ یعنی روح میں ہر جگہ دیکھتے اور پاتے ہیں۔ یعنی الصلوٰۃ معراج المؤمنین کا پابند ہو۔ یہی عشق کی صلوٰۃ ہے۔

او گھٹ چیلہ وہی گنی جو اپنی سُدھ لبرائے
 دھیان رہے اور گیان رہے سانس نہ خالی جائے
 یہی تعلیمات ہیں اسی کو ذکر کہتے ہیں۔ عاشقِ ذاکر ہوتا ہے
 نہ کہ اپنی دوزخ سے نجات چاہتا ہے یعنی عاشقِ صرفِ ذاکر
 ہی ہوتا ہے۔

ہم مریدِ اسی لئے ہوئے کہ سرکار کے عشق سے واقف ہوں نہ
 کہ عاقبت میں نجات کے لئے ہوتے ہیں جو جس فن و ہنر سے واقف
 ہوتا ہے وہ ہی فن و ہنر سکھلا سکتا ہے۔ تو مریدِ عشق سیکھنے کے

لئے مرید ہوتا ہے۔ ہمارا مذہب عشق ہے۔ ادیانِ اللہ سے بے خوفی سمجھنے
 کے لئے مرید ہے۔ عاشقِ بزدل نہیں ہوتا ہے بلکہ بے خوف ہوتا ہے۔
 اس سے وارثی صاحبانِ تارکِ الصلوٰۃ نہیں ہیں بلکہ دائم الصلوٰۃ
 ہیں۔ جو ایک سالس بھی یادِ الہی سے غافل نہیں ہوتے ہیں۔ ہمارے
 سرکار نے ذکر ہونے کی تعلیمات دی ہے اگر ہم نے اپنے سرکار
 کی بتلائی ہوئی صلوٰۃ کو ادا نہیں کیا

مشریبِ عشق از سہمِ دینیا جدا است

قوہم کو سرکار وارث پاک کے مرید کے حیثیت سے ان کی نافرمانی
 کے جرم میں آجاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ہے کہ اسلام اور چیز ہے اور ایمان اور چیز ہے
 اس لئے اسلام اپنی نجات کے لئے مذہب ہے۔ ہم عشق میں
 معشوق پاویں یہی بات ذکر سے ہو سکتی ہے۔ یعنی معشوق کو یاد
 کرتے ہیں۔ معشوق کے لئے تاکہ معشوق مل جائے۔ اس لئے
 ذکر سے فائدہ ہوتا ہے۔ جو بے غرض ہوتا ہے۔ بغیر محبت کے ذکر
 سے بھی کچھ نہیں ہوتا ہے۔

صلوٰۃ کیا ہے؟

عشق کے مشرب میں اس طرح ابنِ عربی علیہ الرحمۃ نے
 متابعت اور محبت کو یکساں بیان فرمایا ہے اور اپنی تفسیر میں
 آیت۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ ط

کے تحت میں صلوٰۃ امت کی اور زیادہ وضاحت فرمائی ہے۔
 اور لکھا ہے کہ صلوٰۃ کے معنی یہ ہیں۔ حَقِيقَةً صَلَّوْا اَتِهِمْ
 عَلَيْهِ قَبُوْلُهُمْ بِهَدَايَةِ وَكَمَالِهِ وَحُجَّتِهِمْ لِدَاوَتِهِ وَ
 صِفَاتِهِ درود امت کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ہدایت کو قبول
 کریں اور محبت ذات صفات میں محو ہو جائیں لیکن یہ مرتبہ ان ذاکرین
 صلوٰۃ کا ہے جن کو ذات سے سروکار ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر
 عرائش البیان یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا ذکرکم واللہ کی
 تفسیر میں مدارج ذکر نسبت میں لکھا ہے کہ باللسان فی مقام
 نفس والحضور فی مقام الروح والمواصلة فی مقام الخفاء والنفا فی مقام
 ذات اس تفصیل میں معلوم ہو گیا کہ ذکر بطحاظ استعداد و تفرقہ ہے
 اور ذکر کے مدارج ہیں کہ زبانی ذکر مقام نقش ہے اور حضوری
 مقام روح ہے اور وصل مطلوب مقام خفا اور فنا یعنی ہستی
 مطلوب کے سامنے ذاکر کے وجود ہستی کا نیست و نابود ہونا مقام ذات
 ہے یہ بغیر محبت کے حاصل نہیں ہوتا ہم چونکہ ذات کی عبادت کرتے
 (طالب المولیٰ) ہیں اس لئے ہمیں نجات کی یعنی (طالب العقبیٰ)
 یعنی اسلام کی نماز سے کوئی مطلب سروکار نہیں ہے اس کا
 تعلق اسلام سے ہے جو عاقبت میں اچھا چاہتے ہیں ان کو مولیٰ سے
 کوئی سروکار مطلب نہیں ہے۔ یعنی یہ ذات کی عبادت نہیں کرتے
 ہیں ہم مولیٰ والے کے مرید ہیں نہ کہ عاقبت کے لئے مرید ہیں۔

عاقبت کے لئے مولانا کی ہدایت پر چلیں ان کے لئے جو مسلمان یعنی جو طالب العقیبی ہیں۔ یعنی اسلام مذہب سے مسلمان ہیں ان کو پابندی کرنا چاہئے۔ اس مذہب عشق سے ان کا کوئی مطلب و سرکار نہیں ہے۔

مشروعیت اسلام۔ اسلام میں پہلا سبق توحید ہے اور بزرگان اہل طریقت کا توحید پر دار و مدار ہے۔ اس کا وجہ سے حضرات صوفیہ کرام نے توحید حباب (حدیث) جل و علا کی تصدیق کو طالب صادق کے واسطے مقدم فرمایا ہے اور اس کی تحصیل و تکمیل کے لئے تصفیہ نفس اور تزکیہ روح کے قواعد نہایت شرح و بسط کے ساتھ ارقام فرمائے ہیں اور بجائے خود بالکل صحیح اور بہت مفید ہیں مگر کامیابی محبت پر ہی موقوف ہے اگر محبت الہی نہیں تو جہلہ کوششیں بیکار ہیں اور اگر آتش شوق اور سوز محبت سے سینہ معمور ہے تو شان الوہیت کی تصدیق بھی ضروری ہے۔

اب وارثی صاحبان جو مرید طالب مولیٰ والے کے ہیں ان سے نجات کا مذہب اسلام سے کیا تعلق ہے جو (طالب العقیبی) ہیں۔ اور طالب العقیبی اور طالب المولے دونوں ایک مذہب نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کے متضاد یعنی مخالف ہے۔

جو بہک گئے وہ بہک گئے جو سنبھل گئے وہ سنبھل گئے
یہی بادہ نوشی حرام ہے۔ یہی بادہ نوشی حلال ہے

اور طالب العقبتی نے ہمیشہ طالب مولیٰ پر فتویٰ لگائے ہیں۔ جبکہ دونوں
 کا مذہب الگ الگ ہے اور اصول بھی الگ الگ ہیں اور فطری طریقہ
 سے جسمانی اور روحانیت بالکل الگ ہے تو پھر عقبتی واروں کو جبکہ
 روحانیت سے واقف بھی نہیں ہیں زبردستی اپنے اصولوں کی یعنی
 طالب العقبتی کے اصولوں کی پابندی نہ کرنے پر سزائیں دیتے ہیں کیا
 اسی طرح دیگر مذہب ہندو سکھ۔ عیسائی وغیرہ کے ساتھ کر پاتے
 ہیں اگر یہ کر پاتے تو ان پر بھی بذریعہ فتویٰ سزائیں دیتے لیکن
 افسوس ہے کہ اکثریت کی وجہ سے من مانی $۸ = ۲ + ۲$ کہتے ہیں اور
 منواتے ہیں اور ضدی ہیں۔ دراصل $۴ = ۲ + ۲$ کے خلاف فتویٰ
 لگا کر سزا دے دیتے ہیں۔

لیکن صرف جسم کو اور عاشق کو پہوانگی میں جان کی کوئی قیمت
 نہیں ہے بلکہ جان نثار کرنا عشق ہی ہے۔ پہوانگی کرنا ہی عشق
 کی آخری منزل ہے۔ اگر اس میں گریز کرے تو عشق کامل نہیں
 ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری راہ میں شہید ہوئے ہیں
 ان کو مردہ مت کہو۔ یہ روح والوں کے یعنی عاشق کی شان
 میں ہی ارشاد ہوا ہے جو جسم والے ہیں وہ جسم کو شہید کرنا
 ہی مردہ خیال کرتے ہیں یہ روح کو بھی کہیں شہید کر سکتے ہیں۔
 اس لئے روح ہی زندگی ہے جب روح کو ختم نہیں کر سکتے نہ جسمانی
 شہادت مردہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ زندگی یعنی روح ہے۔

اس لئے زندہ ہیں۔ جسم کو موت ہے روح کو موت نہیں ہوتی
 ہے یہ بقاء ہے۔ تو پھر ان کو مردہ یعنی روح والوں کو خدا
 نے نہیں کہا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ شہیدوں کے ساتھ
 نازیبا حرکات جب بھی کوئی کرتا ہے تو وہ سزا جزا دے دیتے
 ہیں۔ تو مردہ کہاں ہیں۔ مردہ تو کسی کی مدد یا سزا نہیں دے
 سکتا ہے۔ مردہ دوسروں کا محتاج ہے نہ کہ دوسرے مردوں
 کے محتاج ہیں اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ روح والوں کے
 ہمیشہ فیض سے مستفیض ہوتے ہیں لیکن جسمانیت والوں سے
 کبھی کوئی مستفیض نہیں ہوتا ہے۔ وارثی مرید یعنی بقا والے کے مرید
 ہیں۔ اور بقا سیکھتے ہیں نہ کہ فنا والوں کے مرید ہو کر فنا کی بجائے
 بقا بن سکتے ہیں۔ جسم کو موت ہے یہ فنا در فنا ہے صرف روح
 بقاء ہے۔ یہ فنا نہیں ہو سکتا ہے۔ ہم بقا والے سے مرید ہو کر بقا
 سیکھتے ہیں۔ یہیں فنا یعنی جسمانیت جس کو قطعی فنا در فنا ہے۔
 بقا کبھی حاصل نہیں کرتے ہیں نہ فنا والے بقا سے واقف ہی ہیں
 یہ بقا والے کبھی بتلا ہی نہیں سکتے ہیں اس لئے ظاہری مذاہب جو
 جسمانی ہیں کبھی فنا کے علاوہ بقا نہیں بتلاتے ہیں اور بقا والوں
 کے خلاف جسمانیت کو فنا کرنے کی سزائیں دیتے ہیں۔ لیکن
 روح والے نہ فنا ہوئے ہیں نہ ہو سکتے ہیں۔

اب خود وارثی حضرات فیصلہ کریں کہ آپ بقا والے کے مرید

ہیں۔ پھر فنا یعنی جسمانی اصول اسلام جو جسم پر لگتا ہے اور روح سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے تو آپ مذہب اسلام جسمانی اصول کے پابند کیسے ہیں اور ہو سکتے ہیں یا پھر سرکار و ارث پاک روح والے کے مرید ہی نہیں ہیں جبکہ اب سرکار و ارث پاک کے ارشادات کے علاوہ آپ شریعت پر چل رہے ہیں۔ آخر پھر روح والے کے مرید ہونے سے کیا فائدہ ہوا جب آپ روح والے یعنی سرکار و ارث پاک کے اصول اور ارشاد پر نہیں چلتے ہیں۔ یا چل نہیں رہے ہیں۔ و ارثی بننے کا کیا تعلق ہے۔ کوئی بھی آپ کو و ارثی ارشادات پر عمل کرنے پر و ارثی سمجھ سکے گا نہ کہ کسی دیگر اصول پر چلنے پر و ارثی تسلیم کر سکیں گے۔ علاوہ احرام کے۔ فن میں کبھی تو و ارثی یعنی روحانی ہونا چاہئے۔ اب خود آپ فرمائی کہ جس مشرب کے اصول پر آپ عمل کریں اُسی مشرب کے کہلائیے گے۔ نہ کہ دوسرے مشرب کے اصول پر عمل کرنے سے اُسی مشرب کے کہلائیے گے۔ اور اسلام کی شریعت یعنی جسمانی اصول کی پابند کا کر کے مسلمان کہلائیے گے۔ نہ کہ روحانیت والے کہلائیے گے جبکہ آپ روحانیت کے اصولوں پر چلتے ہی نہیں ہیں نہ فن روح پر عمل ہی نہیں کرتے ہیں۔ تو فن روح والے و ارثی کیسے ہو سکتے ہیں۔

بلکہ دوسرے اھو لوں پر اسلام کی پابندی کرتے ہیں اور کہلانا چاہتے ہیں یعنی مشرب عشق روح کے کہلا میں تو یہ کھیسے ہو سکتا ہے بلکہ یہ زبردستی نہیں کراتے ہیں تو اور کیا ہے یعنی گریہ پابندی اسلام شریعت کی اور روحانیت کی طریقت کے کہلانا چاہتے ہیں۔ یہ تو ایسے جیسے مذہب ہندو کے اھول کے مطابق پجاری ہیں اور نمازی کہلانا چاہتے ہیں جو نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اسی طرح جو مذہب روحانی یعنی وارثی ہیں وہ کسی بھی ظاہری مذہب کے نہیں پابندی ہی کر سکتے ہیں۔

اس میں کوئی مذہب جو جسمانی نجات عاقبت کے لئے کیا جاسکتا ہے مشرب عشق یعنی روح میں کوئی مذہب نہیں ہے اسی طرح روح والے ایک ہیں جیسے بابا جگ جیون داس کے یہاں وارثی ایک تاکہ زرد اپلا سرکار وارث پاک کا ہے بے حد لوگ ہندو سکھ عیسائی وارثی ہیں وہ وارثی ہو کر اب کسی مذہب کے نہیں ہیں یہ مسلمان ہندو سکھ نہیں رہے یہ صرف وارثی اھول کے پابند ہیں ان کا مذہب کوئی اور نہیں ہو سکتا ہے۔

اس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وارثی صرف وارثی مذہب کا ہے اور کوئی مذہب کا نہیں ہے چاہے وہ ہندو۔ مسلم۔ سکھ۔ عیسائی۔ انگریز وغیرہ کے ہوں۔

ارشادات وارث پاک

- ۱۔ فقیر وہ ہے جو لا طمع رہے
- ۲۔ فقیر وہ ہے جو انتظام سے علیحدہ ہو۔
- ۳۔ فقیر وہ ہے جس کی ایک سانس خالی نہ جائے
خدا محض آسمان پر نہیں ہے ہم تم میں چھپ کر سب
کو دھوکے میں ڈال رہا ہے۔ بس ایک صورت پکڑے
خدا مل جائے گا۔
- ۴۔ عاشق وہ ہے جس کی ایک سانس بھی یاد مطلوب
سے خالی نہ جائے۔
- ۵۔ عاشق کی سانس بلا کسب ذکر عبادت ہے۔
- ۶۔ عاشق غافل نہیں سمجھا جاسکتا ہے اس کی یہی نماز اور
یہی روزہ ہے۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں
ملتا ہے۔
- ۷۔ محبت عین ایمان۔
- ۸۔ مذہب عشق میں کفر۔ ایمان سے غرض نہیں جو کچھ ہے
معشوق ہے۔

۹۔ شجرہ وغیرہ ایک رسمی چیز ہے یہاں دل کے
شجرے سے کام ہے۔ محبت کرو بغیر محبت کے
نماز روزہ بھی سب بیکار ہے۔

علماء ظاہر کی الٹی چال ہے جو دیکھ کر سجدہ کرے۔
اُسے کافر کہتے ہیں جو بے دیکھے سجدہ کرے اسے مؤمن۔
عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ ترک دنیا۔ ترک عقبی۔
ترک مولا ترک ترک اپنا۔

فراق ہے۔ علم اور چیز ہے اور عشق اور چیز ہے۔
جہاں حضرت عشق ہیں وہاں علم اور عقل کا کام نہیں رہتا۔
شرعیت سے ایک انتظامی بات ہے۔
اپنے میں جو سانس چلتی ہے یہی ذات ہے بس اس
کی تصدیق مشکل ہے۔

نماز روزہ اور چیز ہے تصدیق اور ہے۔
کتابیں پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا تصدیق اور چیز ہے۔
کافر بھی مثل مومن کے ہے اور اصل مقصود حقیقی
اگرچہ راہ میں اختلاف ہے مگر محبت اہل بیت شرط ہے۔
جاننے ہو جح مقبول کس کا نام ہے پھر خود ہی فرمایا عاشق اپنے
معشوق سے مل جائے یہی حج مقبول ہے۔

جو نماز نہ پڑھے ہمارے حلقہٴ بیعت سے خارج ہے۔
نماز ضرور پڑھنا چاہئے یہ نظامِ عالم ہے اگر چھوڑ دی
جائے گی تو عالم کے انتظام میں خرابی آجائے گی۔

نماز وہی ہے جو حضورِ قلب کے ساتھ ہوا پھر ایک بار
یہ بھی فرمایا کہ نماز برابر پڑھی جاوے۔ اگر تمام عمر میں
ایک بھی سجدہ ادا ہو گیا تو کل نمازیں ہو گئیں۔

نماز روزہ اور ہے ایمان اور ہے۔

نماز تو رکنِ اسلام ہے۔

جو شخص چڑا چھپا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے۔

اسلام اور چپینہ ہے،

اور ایمان اور چپینہ ہے۔

اقوال سرکارِ وارثِ پاکؐ

۱۔ نماز روزہ پڑھنے سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

۲۔ نماز جو صائم کے روبرو ہوتی ہے۔ وہ نماز ہے۔

فرمایا۔ فقیر تصدیق کے بعد مستغنی ہو جاتا ہے اصل

تصدیق کسب نہیں کرتے۔

فرمایا۔ جو خدا کو پہچانتے ہیں۔ وہ بندوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

فرمایا۔ تصدیق ہی ایمان ہے جس کو تصدیق نہیں اس کا ایمان کمزور ہے۔

فرمایا۔ کسب پر بھروسہ رہے گا تو تصدیق ہونا محال ہے۔

فرمایا۔ ہماری تسلیم و رضا کی منزل ہے جو خاص اہل بیت کی گھر کی چیز ہے۔

فرمایا۔ اپنی تکلیف کو بیان نہ کرے خدا سب دیکھتا ہے۔

فرمایا۔ جن کو تصدیق ہے وہ خدا سے بھی نہیں مانگتے اور سمجھتے ہیں کہ جو میری قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا۔

فرمایا۔ اپنے میں جو سانس چلتی ہے یہی ذات ہے بس اس کی تصدیق مشکل ہے فرمایا تصدیق ہزاروں میں ایک کو ہوتی ہے۔

فرمایا۔ صاحب توحید ہونا آسان مگر صاحب تصدیق ہونا مشکل ہے۔

فرمایا۔ جس کو یہاں تصدیق نہیں وہ کعبہ جا کر کیا کرے
گا وہاں جا کر سوائے پتھر کے اور کیا دیکھے گا
خدا تو ہر جگہ ہے کعبہ تو چھت ہے۔

فرمایا۔ محبت سے کچھ نہیں جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔

فرمایا۔ نماز روزہ اور ہے تصدیق اور ہے۔

فرمایا۔ منزل عشق میں ذات صفت ہو جاتی ہے۔
اور صفت ذات۔

فرمایا۔ شجرہ وغیرہ ایک رسم چارہ ہے یہاں اس کے
شجرے سے کام ہے۔

فرمایا۔ محبت کرو محبت ہی سے سب کچھ ہے بے محبت
نماز روزہ بھی سب بیکار۔

فرمایا۔ علماء ظاہر کی انٹی چال جو دیکھ کر سجدے کرے
اسے کافر کہتے ہیں اور جو بے دیکھے سجدے
کرے اسے مؤمن۔

فرمایا۔ عشق تین حروفوں سے مرکب ہے۔

ع۔ ش۔ ق۔

عین سے عبادت الہی مقصود ہے۔

شین سے شجاعت۔

ق سے قربانی نفس۔

فرمایا۔ عاشق دین و دنیا دونوں سے بے خبر اور بے نیاز ہے ۔

فرمایا۔ عاشق کی سانس بلا کسب و زکری عبادت ہے ۔

فرمایا۔ عاشق غافل نہیں سمجھا جاسکتا اسکی یہی نماز اور یہی روزہ ہے ۔

فرمایا۔ عشق ایک نظیر معشوق ہے اور محبوب کی محبت کے اثرات اس میں کیمیا کی خاصیت رکھتے ہیں ۔

فرمایا۔ جس کو معشوق چاہتا ہے عشق کی زنجیر میں جکڑ دیتا ہے ۔

فرمایا۔ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق سے معشوق ہو جائے ۔

فرمایا۔ جہاں عشق ہے وہاں پابندیاں نہیں اور جہاں پابندیاں ہیں وہاں عشق نہیں ۔

نگلشن میں ایک شجر ہے جس کو نہیں ہے چین

ظاہر میں حسن^۴ ہیں باطن میں حسین^۵

اسی صفات ظاہر ہوتا ہے کہ واری طرف دارٹی ذریعہ کا ہے اور کوئی مذہب کا نہیں ہے چاہے وہ ہندو مسلم سکھ ۔ عیسائی ۔ انگریز وغیرہ کے ہوں ۔

میں نے اس کتاب کو بہت تفصیل سے گریز کیا کیونکہ بہت ضخیم کتاب ہو

جاتی ۔ لہذا بہت اختصار میں یہ چند باتوں کو ہی تحریر کر کے آپ کے سامنے

پیش کر رہا ہوں ۔ اگر موقع ملا تو پھر جو ہو سکا پیش کر دوں گا ۔ فقط

احقر ۔ ڈاکٹر عبدالرحمن ہومیو پیتھ

دیوی شریف

ضلع بارہ بنکی

(یو پی)